(46)

IN THE SUPRME COURT OF PAKISTAN
(Original Jurisdiction)

PRESENT:
Mr. Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry, CJ.
Mr. Justice Anwar Zaheer Jamali
Mr. Justice Khilji Arif Hussain

Human Rights Case No.14179-P of 2009
(Application by Rehmatullah)

Applicant:	Rehmatullah in person
On Court Notice:	Ch. Khadim Hussain Qaiser, Addl. A.G. Pb. Mr. Muntazir Atta Bajwa, DSP Lahore
Date of hearing:	22.12.2009

ORDER

It is informed that petitioner's son visits him off and on but he apprehends that his son may not be arrested. Unless there is a specific allegation, no action can be taken.

As the son of the applicant has been traced out, therefore, no action is called for.

Islamabad, the
22nd December, 2009
Nisar/*

IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN
(Original Jurisdiction)

PRESENT:
Mr. Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry, CJ.
Mr. Justice Ch. Ijaz Ahmed
Mr. Justice Khilji Arif Hussain

Human Rights Case No.14179-P of 2009
(Application by Rehmat Ullah)

For the applicant: Nemo

Date of hearing: 07.12.2009

ORDER

No one has appeared. Issue notice to the Advocate General, Punjab for 14th December, 2009.

Islamabad, the
7th December, 2009
Nisar/*

HRC 14179-P/09 (1)

39
11-11-09

بخدمت جناب عزت مآب چیف جسٹس آف پاکستان، سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

جناب عالی!

گذارش ہے کہ میرے بیٹے حکیم ضیاء اللہ کو اگست 2005ء کو مشرف کے مقرر کردہ گوریلوں نے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے پکڑ لیا اور تقریباً تین ہزار روپے اور موٹر سائیکل چھین لیا۔ میں بہت پریشان رہا، تقریباً ساڑھے آٹھ ماہ کے بعد وہ گھر آیا۔ اس نے آکر اپنی المناک داستان سنائی کہ مجھے عقوبت خانے میں ڈال دیا گیا اور بے تشدد کا نشانہ بناتے رہے، حتیٰ کہ وہ مرنے کے قریب ہوگیا۔ تشدد بند کر کے کچھ علاج کروایا اور جب کچھ طبیعت ذرا سنبھلی تو اس شرط پر رہا کر دیا کہ کچھ لوگوں کو پکڑ واؤ۔ اس نے (میرے بیٹے) نے بتلایا کہ وہاں اتنا ظلم کیا جاتا تھا کہ کئی لوگ مرجاتے تو ان کو کہیں پھینک دیتے، اُلٹا لٹکا کر مارتے جب بے ہوش ہوجاتے تو اُتارتے، لٹا کر رولر پھیرتے اور سینے پر بوٹوں سمیت چھلانگیں لگاتے جس سے میرے بیٹے کا ایک پھیپھڑا بالکل ختم ہوگیا ہے اور ایک متاثر ہے۔ بیچارہ بیماری کی حالت میں چھپتا پھر رہا ہے۔ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے لوگ نہیں پکڑوائے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہاں ہم پر تشدد کرنے والوں کا کمانڈر ایک ریٹائرڈ میجر تھا اور دوسرے لوگ بھی ریٹائرڈ فوجی تھے جن کا تعلق کمانڈوز سے تھا۔ ان کو امریکہ بھاری تنخواہیں دیتا ہے اور 125 موٹر سائیکلیں اور جیپیں لے کر دی ہوئی ہیں، جن پر وہ چھاپے مار کر مشرف کے کہنے پر لوگوں کو پکڑتے تھے۔ میرے بیٹے کا کہنا ہے کہ وہاں پر امریکی بھی آتے جاتے تھے۔

جناب عالی!

2007 اپریل میں میرے گھر پر چھاپہ مارا اور کچھ افراد سول کپڑوں میں ملبوس بغیر کسی وارنٹ کے گھر کے اندر گھس آئے اور مستورات کی بے حرمتی اور تلاشی کے بہانے میری عدم موجودگی میں 15,000 روپے لوٹ کر لے گئے۔ ابھی وہ گھر پر موجود تھے کہ میں بھی آگیا تو ایک باریش شخص نے جو سول کپڑوں میں ملبوس تھا مجھے دھمکیاں دیں کہ اپنے بیٹے کا پتہ بتاؤ ورنہ تمہیں مشکل پیش آسکتی ہے۔ بہر حال وہ چلے گئے۔

جناب عالی!

میں اپنے بیٹے کی گمشدگی سے بہت پریشان ہوں۔ نامعلوم آج کل وہ کن حالات میں اور کہاں رہ رہا ہے۔ میں پاکستان آرمی کا ریٹائرڈ خطیب ہوں اور بڑھاپے کی عمر میں اپنے جواں سال بیٹے سے محروم ہو چکا ہوں۔ مزید آئے دن مجھے دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔

سپریم کورٹ آف پاکستان میں گمشدہ افراد کے بارے میں کیس چل رہا ہے۔ برائے مہربانی ان سب افراد کے ساتھ ساتھ میرے بیٹے کو بھی بازیاب کراویا جائے اور مملکت خداداد میں باعزت اور آزاد حیثیت سے زندگی گزارنے کی اجازت دی جائے۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العــــــــــارض

دستخط درخواست دہندہ
رحمت اللہ

رحمت اللہ (ریٹائرڈ آرمی خطیب اعلیٰ) مورخہ 10 نومبر 2009ء

حنیف پارک، نزد مدرسہ حنفیہ، ہربنس پور،

لاہور نمبر 33